حکمت چین ۔ حجت مسلمان

By Irshad Mahmood – Director, Global Right Path

آج کے نام نہاد مسلمانوں نے حجت میں پی ایچ ڈی کی ہوئ ہے ۔ انھیں صدیوں سے جوتے پر جوتے اور مکے پر مکے پڑرہے ہیں مگر پھر بھی ہوش نہیں آرہا ہے ۔ کبھی ایک کی گود میں بیٹھتے جاتے ہیں پھر انسے جوتے و گھونے کھانے کے بعد دوسرے کے گود میں بیٹھ جاتے اور پھرانسے بھی جوتے و گھونے کھانے کے بعد کہتے ہیں کہ اللہ کی یہیی مرضی تھی ۔ جب حضرت عیسیؑ پیدا ہوئے تو اللہ نے حضرت مریمؑ کو بھی کہا کہ کھجور کے درخت کو ہلاؤ تو کھجور گریں گے تو اسے کھاؤ یعنی اللہ نے انھیں بھی سخت محنت کرنے کو کہا جبکہ آج کا نام نہاد مسلمان نہایت ہی سست و کاہل ہو گیا ہے ۔

مغرب نے بے پناہ محنت کی اور دنیا پر غالب آگئے ۔ چین نی بھی کمال کر دکھایا اور آج بچے بچے کہتے پھرتے ہیں کہ اللہ نے ہم سب کو بنایا باقی سب چین نے بنایا ۔ آج ساری دنیا چین کی قرض دار ہے ۔

ہمارے پاس سب سے بہتر ہدایت کی کتاب قرآن موجود ہے مگر پھر بھی آج کے مسلمان ناکام و نمراد ہیں ۔ اسکی بنیادی وجہ قرآن کے پیغام سے کوسوں دور ہیں ۔ قرآن سے ہدایت لینے کا مطلب پوری کتاب سے نہ کہ صرف چند ایک آیت سے ۔ قرآن میں ہے کہ اللہ اور رسول کی بات پر عمل کرنے کو کہا گیا ہے جسکا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اب قرآن کو کپڑے میں لپیٹ کر ایک طرف رکھدیا جائے اور صرف حدیث پر عمل کیا جائے ۔ قرآن کی ہر ایک آیت سمجھکر پڑھنا اور اسپر عمل کرنا بے حد ضروری ہے ۔ قرآن تین میں کا ایک ہے یعنی کہ اللہ کا کلام محمدﷺ کی حدیث کیونکہ یہ انکے منہ مبارک سے ہم تک پہنچی اور سنت رسول بھی ہے چیونکہ اس پر انھوں نے صد فیصد عمل کرکے دیکھایا ۔ قرآن صد فیصد مستند ہے مگر حدیث میں جابجا ضعیف حدیثیں موجود ہیں ۔ آج نام نہاد مسلمانوں کی ناکامی کی بنیادی وجہ بھی قرآن کو بالاۓ طاق رکھکر حدیث اور دوسری حکایات و قصے کہانیوں کے پیچھے پڑگۓ ہیں اور شرک و بدت میں انتہا کو پہنچ گۓ ہیں ۔ آج تو لوگ ان کو سب سے بڑا عالم مفتی و مفکرسمجھتے ہیں جسکی سب سے بڑی داڑھی اور چغہ ہو ۔ حالاں کہ قرآن و سنت کا پیغام کچھ اور ہے ۔ محمد ﷺ نے کسی بھی مدرسے سے نہیں پڑھا تھا بلکہ اللہ نے انھیں خاص طور پر چنا تھا ۔ غزوہ خندق میں محمد ﷺ نے واحد اقلیت حضرت سلمان فارسیؓ کے مشورے پر عمل کیا اور انکو ہی اس کام کی سربراہی کے لۓ چنا مگر آج ہم کسی اقلیت کو گھانس نہیں ڈالنے دیتے بلکہ انھیں دیوار سے لگا کر رکھتے ہیں ۔ ہر شعبہ میں خاص خاص عہدے پے فائض لوگوں کو دیکھیں وہ ضرور کسی خاص طبقے سے طعلق رکھتے ہونگے اور کسی خاص کے ساۓ میں پروان چڑھے ہونگے ۔ چند خاص اشرفی طبقہ پوری قوم کو الو بنارہا ہوگا اور دعوہ سچے عاشقان رسول کا کررہا ہوگا ۔

آج کا نام نہاد مسلمان جھوٹ بول کر، چوری کر کے، ڈاکہ ڈال کر اور دوسروں کا حق چھین کر سمجھتا ہے کہ قیامت میں محمد ﷺ کی شفارش ہوجاۓ گی حالاں کہ قرآن کا پیخام بلکل مختلف ہے ۔ قرآن نے تو انھیں کافر، منافق و مشرک کہا ہے اور اس کی پہچان بتائ ہے کہ وہ اس دنیا میں بے حد ذلیل و خار ہونگے اور آخرت میں سخت رسواکن عزاب ہوگا اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لۓ جہنم میں ڈال دۓ جائیں گے ۔ وہاں کبھی بھی ادھر کا مال ادھر نہیں ہو گا اور کوئ ہیرا پھیری نہیں ہوگی ۔ جو جہنم پیں گیا ہمیشہ ہمیشہ کے لۓ گیا اور جو جنت پیں گیا ہمیشہ ہمیشہ کے لۓ گیا ۔ منافق پڑھتے قرآن ہیں لیکن عمل کچھ اور کرتے ہیں ۔

آج رشتوں کی بھی پہچان ختم ہو گئ ہے ۔ نفسہ نفسی کا عالم ہے ۔ کہیں پردہ و حجاب کے بہانے بھی رشتے توڑے جارہے ہیں تو کہیں اسٹیٹس اشرفیہ تبقہ سگے رشتہ داروں کو غریب ہونے کی وجہ کر ۔ حجاب کا مقصد حیا کا قایم کرنا اور پہچاننا ہے کہ یہ عزت دار ہیں اور ان میں اللہ کا خوف ہے ۔ جبکہ نقاب اس کے بلکل مختلف ہے یعنی کہ چھپانا جیسا کہ ڈاکو یا دہشتگرد اپنے آپ کو چھپاتا ہے ۔ مسلمہ خواتین کے لیے ضروری ہے کہ اپنے آپ کو ڈاکو یا دہشتگرد سے بالکل مختلف رکھیں یعنی کہ چہرہ اور ہاتھ کھلا ہو ۔ نقاب والی خاتون اور ڈاکو یا دہشتگرد کی تصویر بھی خود دیکھیں اور ذرا ٹھنڈے دل سے غور کریں کہ کہیں وہ دہشتگردوں کو نقاب کے روپ میں پناہ تو نہیں دیرہی ہیں ۔ عورتوں کہ نقاب لگانے سے یہ پہچاننا مشکل ہو

جاتا ہے کہ پردہ کے پیچھے کون ہے ڈاکو یا دہشتگرد یا اللہ سے ڈرنےوالی اور عزت دار مسلمہ ۔ مومن مرد اور مومن عورتیں اولیا ہیں کیونکہ وہ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائ سے روکتے ہیں لیکن آج تو سلام کرنا بھی جرم بن گیا ہے ۔

سچّے عاشقان رسول وہ ہیں جو لبادے سے یا ظاہری دکھاوے سے نہیں بلکہ قول و فعل/عمل سے پہچانے جاتے ہیں اور وہ قانون اپنے ہاتھ میں کبھی نہیں لیتے – آج اگر اندھے و بہرے اور جاہل و جزباتی قوم کو قرآن کی کوئ آیت بتای جاتی ہے تو یہ ہزاروں سوال کردیتے ہیں، کفر کا فتوا لگا کر مارنے اور مرنے پر تل جاتے ہیں جبکہ اگر دوسرے قصے کہانیاں سنائ جایں تو مزے لیکر سنتے ہیں ۔ اس اندھی و بہری اور جاہل و جزباتی قوم کا اللہ ہی حافظ ہے – سنیں تمہارے ایک غلط فیصلے سے انڈیا کے تیس کڑور مسلمان خطرے میں پڑسکتے ہیں جو اس کے علاوہ ہیں جو اور دوسرے غیر مسلم ممالک میں بستے ہیں – پہلے ان سب کو امیگریشن دیں پھر بات کریں – آج کی گلوبل دنیا پیار کی زبان سمجھتی ہے نفرت کی نہیں ۔

آج خدشہ لگتا ہے کہ کہیں حلاکو خان یا چنگیز خان کی تاریخ پھر سے نہ دہرائ جاۓ ۔ مشرق وسطہ تو ویسے بھی کھنڈر ہو ہی چکا ہے اور صدیوں سے خون کی دریا اب تک بہتی ہی جارہی ہے ۔ آج یہ قوم اتنی کاہل و سست ہو گئ ہے کہ ہر کام خواہ وہ چھوٹے سے چھوٹا کچڑا اٹھانے کا ہو یا کوئ بڑا کام سڑک، ریل، جہاز، بجلی غرض ہر چیز کے لۓ لوگ باہر سے آرہے ہیں تو عین ممکن ہے کہ کل وزیر آعظم و صدر بھی باہر کا ہوگا اور دفاع کا سربراہ بھی ۔ پھر ایک لال پانی کی دریا مشرق سے مغرب تک بہے گی ۔ آج ایک ایسے زندہ شخص کی تلاش ہے جس کے خیالات تمام امت ابراہیم اور تمام بنی نو انسان کے لے ہیں اس سے پیشتر کہ بہت دیر ہو جاۓ اور پانی سر سے اونچا ہو جاۓ ۔ اگر آپ کو کسی ایسے شخص کا پتہ چلے تو اسکی نیک باتوں کو قرآن سے پرکھیں اور اگر وہ اس کے مطابق ہے تو ضرور ضرور تمام لوگوں کو مطلع کریں اور دکھی انسانیت کو بچانے میں سب مل جل کر کام کریں ۔

آج اشد ضرورت اس بات کی ہے کہ چین کی ترقی کے راز پر تفصیل سے تحقیق کی جاۓ ۔ جہاں جہاں جگہ ملے پھل و سبزی کے درخت و پودے لگاۓ جائیں تکہ قوم کو بھوک و افلاس سے نجات دلائ جا سکے ۔ چین کے ایک لباس کے نظام کو فوراً لاگو کیا جاۓ تاکہ قوم کو ننگ سے بچایا جاسکے ۔ ہر مسجد میں قرآنی عربی زبان کے علاوہ دور جدید کی بنیادی تعلیم مفت دینے کا احتمام کیا جاۓ ۔ ہر مسجد میں مفت مارشل آڑٹس جوڈو کڑاٹے کی بنیادی تربیت دی جاۓ تاکہ قوم کی صحت بھی باقی رہے ۔ بیٹیوں کو نہ پڑھانا امت ابرھیم کی ترقی میں رکاوٹ ہے اور ایک طرح کی اجتماعی خودکشی ہے جسکا خمیازہ آج یہ امت بھگت رہی ہے ۔ ہمارے ماضی کہ قوم کے رہنماؤں نے جو بویا تھا آج ہم کاٹ رہے ہیں ۔ پیغام قرآن تو امت کے چال و چلن صحیح کرنے کے لیۓ ہے جبکہ ہمارے بیشتر گمراہ ملاؤں نے ظاہری لبادے کو اولیں ترجیح دے کر اس امت کا جنازہ نکال دیا ہے ۔ جبتک ہم قوم کو بھوک و افلاس سے نجات نہیں دلایں گے ہمیں پتہ ہی نہیں چلے گا کہ اصل مصلہ کہاں ہے ۔ آیۓ ہم سب ملکر قوم کے بچوں کا مستقبل قرآن کی روشنی میں سنوارتے ہیں ۔

اللہ کی رحمت حاصل کرنے کا سب سے بہتر طریقہ
اللہ کی رحمت حاصل کرنے کے لے یہ بحد ضروری ہے کہ اللہ کے بتاے ہوے طریقے کے مطابق عمل کریں –

تلاوت کا مطلب سمجھکر پڑھنا ہے
حالانکہ تم تلاوت کرتے رہتے ہو اور اتنا بھی نہی سمجھتے – کیا تم عقل سے کام نھیں لیتے – سورۃ البقرہ آیت 44

اللہ سے دعاً ہے کہ ہمیں قرآن سمجھکر پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرماے – آمین –
اپنے آپ کو قرآن کے مطابق بدلیے ، اوروں کو بھی یہ پیغام پہنچایۓ اور ثواب داریں حاصل کریں ۔ شکریہ ۔